مولانا فتح محمد نے بڑی محنت سے مختلف حقائق جمع کیے ہیں اور اکرم رانجھا صاحب نے میاں صاحب کی دل نواز و دل کش شخصیت اور ان کے داعیانہ کردار کو بہت خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ ان کے بقول: ''محترم میاں صاحب' مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی ''جیسے شجر سایہ دار سے فیض یاب ہوئے اور ان کی راہنمائی کو پورے طور پر جذب کیا۔ اور اس کتاب کا مقصد میاں صاحب کی ذات سے محض اظہار محبت و عقیدت نہیں 'بلکہ ان کے کام' ان کی حکمت اور انہماک کے اسی انداز کو پیش کرنا ہے جس سے تحریک اسلامی کے وابستگان اپنے لیے رہنمائی حاصل کر سکیں۔''

آخر میں پروفیسر نظامانی کا تعارف بھی شامل کتاب ہے۔ کتاب کا معیار طباعت و اشاعت اطمینان بخش ہے۔ کاغذی جلد (پیپر بیک) اچھی' سرورق جاذب نظر اور قیمت بہت مناسب ہے۔ (ڈاکٹر منصور علی)

نیو ورلڈ آرڈر: امجد حیات ملک۔ ناشر: احمد حیات ملک 'مصنف ۲۴۳ بی نیو چوبرجی پارک' لاہور۔ صفحات ۲۱۷۔ قیمت ۱۵۰ روپے۔

اکتوبر ۱۹۹۱ میں شائع ہونے والی زیر نظر کتاب کا بنیادی خیال یہ ہے کہ ''نیو ورلڈ آرڈر'' کی جڑیں دراصل بہت گہری ہیں' اور اس کا مقصد مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنا اور دنیا پر عیسائیت کا سکہ جمانا ہے۔ یہودی اور عیسائی تو اس کام میں ہمیشہ سرگرم عمل تھے' اب ہنود بھی مسلمانوں کے خلاف اس بین الاقوامی سازش میں شریک ہو گئے ہیں۔ اس دعویٰ کے حق میں دیے گئے تاریخی شواہد مصنف کے وسیع مطالعے' اور خاصی حد تک حسن انتخاب کی عکاسی کرتے ہیں۔ کتاب کا ضمنی وضاحتی عنوان ہے: ''شیطانی آیات کی تحریک' ماضی کے آئینے میں''۔

باب اول کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ رشدی کی انتہائی دل آزار کتاب کوئی اتفاقی واقعہ نہیں بلکہ ایک بڑے منصوبے کی کڑی ہے۔ یہاں مصنف نے ''نیو ورلڈ آرڈر'' کے اغراض و مقاصد' محرکات اور ہتھکنڈوں کی طرف واضح اشارے بھی کیے ہیں' جس کی ایک جھلک خلیج کی جنگ کے زمانے میں دنیا کے سامنے آئی۔ (یہ باب ۱۹۸۹ کی تحریر ہے) باقی ابواب (جو صلیبی جنگوں' منگول حملے' داستان اندلس' افریقی غلاموں کی تجارت اور یہودیوں کی قومی تاریخ پر محیط ہیں) پہلے باب میں مذکور خیالات کے حق میں تاریخی شواہد پر مشتمل ہیں۔

آٹھ صدیوں پر محیط کفر و اسلام کی تاریخی کشمکش کو تین سو صفحات میں اس طرح سمیٹنا کہ صورت حال کی صحیح عکاسی بھی ہو' آسان کام نہیں۔ شاید اسی مشکل کے سبب کئی اہم تاریخی واقعات کتاب میں جگہ نہیں پا سکے' مگر دوسری طرف اندلس کی غیر متعلق تفصیلات شامل کتاب کر دی گئی ہیں۔ ۱۴۰ صفحات پر مشتمل اس باب کی طوالت سے کتاب غیر متوازن ہو گئی ہے۔